ہفت روزہ دی انڈین مسلم ٹائمز

Rs.2/-

بمبئی و اطراف کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

جلد ۲۷ ☆ شمارہ ۳۸ ☆ ۱۳/مارچ تا ۱۹/مارچ ۲۰۲۳ء بمطابق ۲۰/شعبان المعظم تا ۲۶/شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ

کلام اللہ جل جلالہ

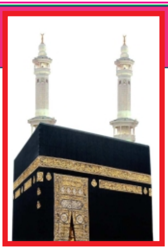

اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو، (آل عمران ۲۰۰)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے تین بار اللہ جل جلالہ سے جنت مانگی تو جنت کہے گی: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کردے اور جس نے تین بار جہنم سے پناہ مانگی تو جہنم کہے گی: اے اللہ! اے جہنم سے بچالے

(نسائی شریف: ۵۵۲۳)

حضرت سید معین میاں صحابی رسول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں

چادر پیش کی اور ترکی کے پریشان حال لوگوں کی امداد پر اظہار تشکر اور قبولیت کی دعاء کی

الحاج محمد سعید نوری بانی رضا اکیڈمی نے اخلاص پبلی کیشن کے صدر محمت کمال ایدن سے استنبول (ترکی) کے دفتر میں ملاقات

استنبول ترکی: ۶/مارچ ۲۰۲۳ء بھارت کا مشہور دینی و مذہبی کتابوں کا مرکزی ادارہ رضا اکیڈمی کے سربراہ الحاج محمد سعید نوری صاحب نے آج استنبول کے قدیم دینی و اشاعتی ادارہ اخلاص پبلیکیشن کے صدر محمت کمال صاحب سے ان کے دفتر استنبول میں ملاقات کی اخلاص پبلی کیشن کے تمام ارکان نے نوری صاحب کا خیر مقدم کیا اور ہندوستان سے ریلیف لانے کا قلبی شکریہ ادا کیا۔محمت کمال ایدن صاحب نے اپنی جماعت کی کارکردگی بیان کی اور کہا کہ ترکی میں اخلاص پبلی کیشن اہل سنت و جماعت کی دینی کتابوں کی اشاعت کا سب سے قدیم ادارہ ہے۔اس ادارہ نے علمائے اہل سنت بزرگانِ دین کی بیشتر کتابیں شائع کرنے کا شرف حاصل کیا ہے رضا اکیڈمی کے بانی الحاج محمد سعید نوری صاحب نے رضا اکیڈمی کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ بھارت میں سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے مقتدر علماء کی کتابیں رضا اکیڈمی نے بھارت میں شائع کی ہے بالخصوص امام عشق ومحبت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی شہزادہ اعلیٰ حضرت تاجدار اہل سنت حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خان بریلوی قدس سرہ و دیگر علمائے اہل سنت کی کتابوں کو شائع کرکے ملک و بیرون ملک تک پہنچانے کا شرف حاصل ہے ساتھ ہی رضا اکیڈمی دینی، ملی، سماجی اور مذہبی سرگرمیوں میں نمایاں کردار ادا کیا ہے چنانچہ ترکی زلزلہ متاثرین کی ریلیف اور راحت رسانی کے لئے رضا اکیڈمی نے آپ کے ملک ترکی کے بیشتر شہروں میں جو زلزلہ سے متاثر ہوئے ہیں ان میں ریلیف پہنچانے کا کام کیا ہے۔اس پر اخلاص پبلی کیشن کے صدر محمت کمال ایدن صاحب نے کہا کہ ترکی میں موسم ناخوشگوار ہے بارش گرنے پر جو ٹینٹ ہیں وہ ناکافی ہو سکتے ہیں اور اتنی جلدی پکے گھروں کا بنانا مشکل ہے ایسی صورت میں لوگوں کو ٹینٹ میں دن گزارنا بہت مشکل ہوگا اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ حضرات کنٹینر ہاؤسیس کا انتظام کریں۔ نوری صاحب نے ان کو تسلی دیتے ہوئے بہتر سے بہتر انتظام کا یقین دلایا اور کہا کہ اللہ مسبب الاسباب ہے وہ ضرور اپنے بندوں کے لئے کوئی نہ کوئی بہتر انتظام فرمادے گا۔

اس ملاقات کے دوران محمت کمال ایدن صاحب نے الحاج محمد سعید نوری صاحب کو حضرت مجدد الف ثانی کے نام کی تغرہ ہدیۃً پیش کی اور کچھ کتابیں بھی دیں۔محمت کمال ایدن صاحب صدر اخلاص پبلی کیشن استنبول ترکی کی دعا پر میٹنگ کا اختتام ہوا۔

پھر یہ وفد استنبول ترکی میں صحابی رسول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں چادر شریف پیش کرنے کے لئے حاضر ہوا۔

حضرت سید معین میاں صاحب اور الحاج محمد سعید نوری صاحب صحابی رسول حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں چادر پیش کی۔شہزادہ مخدوم سمنان حضرت سید معین میاں اور قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب نے میزبان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ترکی زلزلہ سے متاثرہ لوگوں کی حالت زار بیان کی اور بھارت کے مسلمانوں کی طرف سے آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء اور رضا اکیڈمی نے وہاں کے مصیبت زدہ لوگوں کی جو امداد کی ہے اس کی سرگزشت بیان کی اور ترکی کے مصیبت زدہ لوگوں باز آبادکاری کے لئے حضرت معین المشائخ حضرت سید معین میاں صاحب رقت انگیز دعا کیں اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے صحابی رسول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کیا گیا کہ ترکی کے متاثر لوگوں کی جان و مال، عزت و آبرو کی حفاظت کے لئے التجائیں کی، مصیبت، پریشانی خوشحالی میں تبدیل ہو جائے۔ترکی کو آفات ارضی وسماوی سے نجات ملے اس کار خیر میں جن احباب نے ترکی کے پریشان حال لوگوں کی امداد میں حصہ لیا ان سب کے لئے حضرت سید معین میاں صاحب نے خصوصی دعا کی۔اللہ پاک صحابی رسول کے فیضان سے سب کو مالا مال فرمائے ہر آنے والی مصیبت سے محفوظ فرمائے۔آمین

آل انڈیا سنی جمعیۃ العلما اور رضا اکیڈمی کا وفد کرامار احنس پھنچا

ریلیف کے کام میں مشغول آل انڈیا سنی جمعیۃ العلما اور رضا اکیڈمی کا وفد آج ترکی کے شہر کرامار احنس ریلیف تقسیم کرنے پہنچا۔ یہاں کی تباہی کا یہ عالم ہے کے ملبے میں سے اب تک شدید بو آ رہی ہے جس سے سمجھا جا سکتا ہے کے کئی لاشیں اب تک اندر موجود ہیں۔صبح فجر کی نماز کے وقت میگنیٹیوٹ کے زلزلے کے جھٹکے آئے جو حضرت معین میاں صاحب اور قائد ملت و دیگر احباب خود تین مرتبہ محسوس کئے اللہ انہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے کرامار احنس کے لوگوں میں بہت بے چینی پائی گئی۔حضور معین المشائخ نے انہیں تسلی دی ان کے لئے دست شفقت رکھا آج یہاں آذانیں دی گئی اور دعاؤں کے ساتھ قافلہ آگے بڑھا۔

سیریا کے زلزلہ متاثرین تک آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء اور رضا اکیڈمی کی ریلیف پہونچی

ممبئی: ۸/مارچ ۲۰۲۳ء سیریا سے موصولہ رپورٹ، آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء اور رضا اکیڈمی کی ریلیف سیریا کے تباہ حال اور خانماں برباد مسلمانوں تک پہنچی۔ پابندیاں جھیل رہے سیریا میں زلزلے کی وجہ سے وہاں کے لوگوں کو بھینکر تباہی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے سیریا کے حالات ناگفتہ بہ ہے نہ تو وہاں بجلی ہے اور نا ہی پانی، ایسی صورت حال میں شامی مسلمان دانہ پانی کو ترس رہے ہیں وہاں کے جب یہ حالات ممبئی سے گئے ہوئے آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء اور رضا اکیڈمی کے سربراہان حضرت سید معین میاں اور الحاج محمد سعید نوری نے ملاحظہ کیا تو فوراً امدادی وفد کو چاک و چوبند کر دیا اور ہدایت جاری کرتے ہوئے کہا کہ فوراً انہیں مطلوبہ ضروریات کی اشیاء فراہم کی جائے اس سلسلہ میں حضرت معین المشائخ سید معین میاں صاحب کو سریا کے مسلمانوں کے حالات دیکھ کر بڑی تشویش ہوئی آپ نے باضابطہ طور پر سیریا میں ریلیف کا کام زور وشور سے شروع کروا دیا ہندوستانی رہنما آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے صدر نے عالم اسلام سے اپنی اپیل میں کہا کہ بغیر پانی، بغیر بجلی اور بغیر کھانے کے شام کے مسلمان زندگی گزارنے پر مجبور ہیں ایسے عالم میں مسلم دنیا خانماں برباد شامی مسلمانوں کی مدد کو آگے آئیں تو وہی آنے والے رمضان کے پیشِ نظر نہایت سخت لب ولہجہ میں الحاج محمد سعید نوری صاحب نے اقوام متحدہ اور عالمی اداروں کو شام کے مسلمانوں پر چشم پوشی کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ آج دنیا کے بڑے عالمی امدادی ادارے اور اقوام متحدہ کی مجرمانہ خاموشی نا قابل معافی جرم ہے جب کے سیریا مسلسل پابندیوں سے گھیرا ہوا اور زلزلے کا شکار ہے جس کی وجہ سے وہاں کے مسلمان اپنے آپ کو یکہ وتنہا محسوس کر رہے ہیں مصیبت کی اس گھڑی میں شامی مسلمانوں کو تنہا نہیں چھوڑا جا سکتا نوری صاحب نے وہاں کے حالات دیکھ کر ایک بار پھر اپنے احباب پر زور دیا کہ شام کے تباہ حال مسلمانوں کی امداد کو پہنچیں نوری صاحب نے وفد کو کہا کہ کھانے پینے کے سامان کی فوری طور پر ریلیف پہنچائی جائے لہٰذا آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء اور رضا اکیڈمی کی جانب سے الحمداللہ ریلیف کا کام سیریا میں شروع ہو چکا ہے۔ بھارت کے ان دونوں رہنماؤں نے عرب دنیا اور ان کے سربراہان مملکت کی غیرت کو للکارتے ہوئے کہا کہ عیش و عشرت کی عمر بہت چھوٹی ہوتی ہے عرب کے شیوخ عیش و طرب کی زندگی سے باہر نکل کر بھوک، پیاس، بنا لائٹ پانی کے زندگی گزار رہے شامی بھائیوں، بہنوں، بوڑھوں، بچوں اور بیمار لوگوں کی مدد کے لئے آگے آنا پڑے گا صیہونی دنیا تو مسلمانوں کو مٹانے پر تلی ہوئی ہے عرب دنیا کیوں ان کی تقلید کر رہی ہے اور شام کے مسلمانوں کو جیتے جی کیوں مرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے لہٰذا عربو! شام کے مسلمان نشانِ عبرت بنے ہوئے ہیں کہیں آپ بھی اس کے شکار نہ ہو جائے اس سے پہلے پریشان حال لوگوں کی دستگیری کروں ان کی حاجت پوری کرو مصیبت کی اس گھڑی میں ان کے کام آؤ یہی اسلام اور بانی اسلام کا بنیادی فلسفہ ہے۔

> **عالم اسلام بجلی پانی اور کھانے کے بغیر تباہ حال شامی مسلمانوں کی جلد امداد کو آگے آئیں:**
>
> حضرت سید معین میاں آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء
>
> **رمضان کے پیش نظر بھکمری کے شکار شامی مسلمانوں پر اقوام متحدہ اور عالمی امدادی اداروں کی مجرمانہ خاموشی نا قابل معافی جرم ہے :**
>
> الحاج محمد سعید نوری رضا اکیڈمی ممبئی انڈیا
>
> 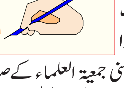
>
> از: محمد عباس رضوی

ترکی کے زلزلہ زدگان کی مدد کیلئے رضا اکیڈمی و آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء پیش پیش

نوردہ شہر سمیت تین جگہوں پر ہزاروں کی تعداد میں ضرورت کی اشیاء تقسیم کی

ترکی: مسلم ممالک ترکی وشام میں آنے والے تباہ کن زلزلہ نے جو جانی اور مالی نقصان پہنچایا ہے اسے دیکھنے کے بعد بیان کرنے کی ہمت نہیں ہو پا رہی ہے یہ باتیں ترکی میں موجود اعلیٰ پیمانے پر ریلیف کی تقسیم کرنے والی تنظیمیں رضا اکیڈمی و آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے قائدین نے کہی ہے جو کئی دنوں سے سخت سردی کے باوجود متاثرہ علاقوں میں پہنچ پہنچ کر ریلیف کی تقسیم کاری کر رہے ہیں آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے صدر معین المشائخ حضرت علامہ سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی نے بتایا کہ ترکی میں کئی کئی شہر مکمل طور پر تباہ و برباد ہو گئے ہیں بڑی بڑی عمارتیں زمین بوس ہو گئی ہیں لوگوں کا آشیانہ اجڑ گیا ہے میدانوں میں خیمہ لگا کر لوگ زندگی گزارنے پر مجبور ہیں چھوٹے چھوٹے بچے یتیم ہو کر رہ گئے ہیں جنہیں سہارا دینا نہ صرف ترکی بلکہ پوری امت مسلمہ کی اولین ذمہ داری ہے آپ نے مزید کہا کہ آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء و رضا اکیڈمی کا وفد ہر متاثرہ علاقوں تک پہنچ کر راحت رسانی کا کام کر رہا ہے ہم نے تقسیم کے وقت دیکھا ہے کہ پیکٹ وصول کرنے کیلئے کس طرح سے پریشان لوگ ٹوٹ پڑتے ہیں ضرورت ہے کہ امدادی مہم کو اور تیز کیا جائے اس کیلئے مزید تعاون درکار ہے آخر میں حضرت معین میاں نے کہا کہ بروقت رضا اکیڈمی و آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء نے متاثرہ افراد کے زخموں پر مرہم رکھنے کی کوشش کی ہے اس کیلئے کئی مہینوں درکار ہے اس لئے اہل خیر حضرات و اراکین و ائمہ مساجد خاموش نہ رہیں بلکہ ترکی و شام کے متاثرین بھائیوں کی مزید امداد کے لئے جدوجہد کریں رضا اکیڈمی کے بانی و سربراہ الحاج محمد سعید نوری صاحب نے ترکی سے متعلق اپنے درد کو بیان کیا ہے کہ آج وفد نے نوردہ شہر کا دورہ کیا جہاں 86 ہزار آبادی تھی لیکن افسوس ہزاروں افراد تو ملبے تلے دب کر خالق حقیقی سے جا ملے مزید جو بچے ہیں وہ دردناک صورتحال سے دوچار ہیں ہر طرف ہو اور سناٹے کا ماحول ہے آبادی کا نام ونشان تک مٹ گیا ہے جس کو ترکی حکومت نے از سرِ نو تعمیر کرنے کا اعلان کیا ہے امید ہیکہ ترک حکومت جلد ہی کام شروع کریگی لیکن ابھی جو حالات ہیں وہ پریشان کن ہیں لہٰذا ان کی مدد کرنا ہمارے لیے بہت اہم ہے حضرت نوری صاحب نے مزید کہا کہ آج آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء و رضا اکیڈمی نے بیرون ملک جو ریلیف کی فراہمی کی ہے اس سے ہمارے ملک بھارت کا نام اونچا ہوا ہے جب ہم متاثرین سے ملتے ہیں تو وہ ہمیں ہندی کہتے ہوئے خوش آمدید کہتے ہیں اور دعائیں دیتے ہیں خاص طور پر چھوٹے چھوٹے بچے ہم سے لپٹ کر اپنے درد کو بیان کرتے ہیں قائد ملت نوری صاحب کہا کہ ابھی ہم کچھ روز اور ترکی میں رہیں گے تا کہ ہر ہر متاثرہ علاقوں تک رسائی حاصل کریں اور ان کی ضروریات کے سامان مہیا کروائیں اسی مشن کے تحت ہی ہم نے بذات خود ترکی آنے کا فیصلہ کیا جو بہت ہی بہتر ہوا ضرورت ہے کہ جن مساجد و اراکین نے تعاون کیا ہے وہ امدادی سلسلہ کو مزید مضبوط کریں اور جہاں اعلان نہ ہو سکا تھا وہ بھی اپنی ایمانی واخلاقی فریضہ کے ساتھ ترکی وشامی بھائیوں کے دکھ اور درد کے ساتھی بنیں۔

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز ممبئی

اداریہ

گدھے کو کبھی بلند مقام پر نہیں چڑھانا چاہیئے

ایک دن کسان اپنے گدھے کو گھر کی چھت پر لے گیا جب نیچے اتارنے لگا تو گدھا نیچے اتر ہی نہیں رہا تھا۔ بہت کوشش کئے مگر گدھا نیچے اترنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا آخر کار کسان تھک کر خود نیچے آ گیا اور انتظار کرنے لگا کہ گدھا خود کسی طرح سے نیچے آجائے۔ کچھ دیر گزرنے کے بعد کسان نے محسوس کیا کہ گدھا چھت کو لاتوں سے توڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کسان پریشان ہوگیا کہ چھت تو بہت نازک ہے اتنی مضبوط نہیں کہ اس کی لاتوں کو سہہ سکے دوبارہ اوپر بھاگ کر گیا اور گدھے کو نیچے لانے کی کوشش کی لیکن گدھا اپنی ضد پر اڑکا ہوا تھا اور چھت کو توڑنے میں لگا ہوا تھا کسان آخری کوشش کرتے ہوئے اسے دوبارہ دھکا دے کر سیڑھیوں کی طرف لانے لگا کہ گدھے نے کسان کو لات ماری اور کسان نیچے گر گیا اور پھر چھت کو توڑنے لگا بالآخر چھت ٹوٹ گئی اور گدھا چھت سمیت زمین پر آ گرا۔ کسان کافی دیر تک اس واقعہ پر غور کرتا رہا اور پھر خود سے کہا کہ کبھی بھی گدھے کو مقام بالا پر نہیں لے جانا چاہئے ایک تو وہ خود کا نقصان کرتا ہے دوسرا خود اس مقام کو بھی خراب کرتا ہے اور تیسرا اوپر لے جانے والے کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ سبق ہم لوگ نااہل گدھوں کو مقام بلند پر بٹھاتے ہیں اور انہیں بڑے بڑے القابات دیتے ہیں پھر یہ گدھے ہم کو ہی نیچے پھینک دیتے ہیں اور اس منصب کو بھی خراب کرتے ہیں..!!

خوشبو والوں کا گھر

دولہن کے لئے پسینہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنی بیٹی کا نکاح کرنا ہے اور میرے پاس خوشبو نہیں ہے آپ خوشبو عنایت فرما دیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کل کھلے منہ والی شیشی لے آنا دوسرے روز وہ شخص شیشی لے آیا حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں بازوں سے اس میں پسینہ ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ بھر گئی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاؤ اور اپنی بیٹی سے کہنا کہ اس میں سے لگا لیا کرے جب وہ دلہن آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینے مبارک کو لگاتی تو سارے مدینے میں اس کی خوشبو پہنچتی یہاں تک کہ اس گھر کا نام بھی بیت المطیبین "خوشبو والوں کا گھر" مشہور ہوگیا۔ (مواہب اللدنیہ ۲/۸۸) امام عشق ومحبت فرماتے ہیں:

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

از: محمد سلیم رضوی

ہمارے آقا کی مدینہ منورہ سے محبت

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ منورہ سے محبت حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ پاک اتنا پیارا تھا کہ ہر سفر سے واپسی میں یوں تو معمولی رفتار پر جانور چلاتے تھے مگر مدینہ پاک کو دیکھتے ہی وہاں جلد پہنچ جانے کے لیے سواری تیز فرما دیتے تھے، اسی محبت کا اثر ہے کہ مسلمان دل جان سے فدا ہیں کیونکہ یہ محبوب کا محبوب ہے، اس مقدس شہر کی سینکڑوں تاریخیں لکھی گئیں اور نظم ونثر میں ہزارہا اس کی منقبتیں پڑھی گئی۔ (مرآۃ المناجیح ۲۴۱/۴)
اللہ کریم ہمیں بھی اس محبوب شہر کی حاضری سے مشرف فرمائے۔۔۔آمین

مدینہ اس لئے عطار جان و دل سے ہے پیارا
رہتے ہیں میرے آقا میرے دلبر مدینے میں

حفظ و تلاوت قرآن مقدس: قرآن واحادیث کی روشنی میں

از: محمد مجاہد ربانی

اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں اشرف المخلوقات کا تاج زریں پہنا کر امت محمدیہ میں پیدا فرمایا، رب ذوالجلال کا بے پناہ احسان ہے کہ اس نے ہماری نصرت و ہدایت کے لیے ایک ایسی کتاب تحفہ میں عطا فرمائی جو تمام کتابوں سے افضل ہے، جس کی حفاظت کی ذمہ داری خود پروردگار عالم نے لی، ارشادِ ربانی ہے: إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ "بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں" یہ مرتبہ اور یہ اعزاز اللہ تبارک وتعالیٰ نے کسی اور کتاب کو عطا نہیں کیا جو مرتبہ اور اعزاز قرآن کو عطا کیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا اس مقدس کتاب کے بارے میں مقدس فرمان ہے: ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ "وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں" یہی وہ کتاب ہے جب جنات نے اسے سنا تو فوراً وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے، اور انہیں اس کی راہ پر چلنے کی بشارت دی۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا. يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ. وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا "پھر جن کہنے لگے: بے شک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو راہ ہدایت کی طرف بلاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے" یہ فضیلت تو قرآن سے ہوئی۔ اب آیئے احادیث کریمہ سے کچھ فضائل ملاحظہ فرمائیں: رسول کائنات کا ارشاد گرامی ہے: لَوْ كَانَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ مَا مَسَّتْهُ النَّارُ "قرآن پاک اگر کسی چمڑے میں ہو تو اسے آگ نہیں چھوتی (مسند احمد بن حنبل)" ایک حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ رب العزت فرماتا ہے: جس شخص کو قرآن اور میرا ذکر اتنا مشغول کردے کہ وہ مجھ سے کچھ مانگ بھی نہ سکے تو میں اسے مانگنے والوں سے بھی زیادہ عطا فرماتا ہوں، اور تمام کلاموں پر اللہ تعالیٰ کے کلام (قرآن) کی فضیلت اس طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر (فضیلت) ہے۔ سبحان اللہ! کیا فضیلت ہے قرآن کی کہ پاک پروردگار نے کسی کتاب کے بارے میں نہیں فرمایا کہ "اس میں شک نہیں" لیکن جب باری آئی قرآن کی تو فرمایا گیا "لَا رَيْبَ فِيهِ" چنانچہ معلوم ہوا کہ قرآن ہر اعتبار سے تمام کتابوں سے افضل ہے۔

اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے: أَفْضَلُ عِبَادَةِ أُمَّتِي تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ "میری امت کی بہترین عبادت تلاوت قرآن ہے (کنزالاعمال)" اسی طرح دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین وہ انسان ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے (صحیح بخاری)" ایک حدیث پاک میں ہے کہ رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن پاک پڑھنے والے اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے اس کے خاص بندے ہیں (کنزالاعمال)۔ مسند احمد بن حنبل میں ہے: إن القلوب تصدأ كما يصدأ الحديد فقيل يا رسول الله وما جلاءها فقال تلاوت القرأن وذكر الموت "بے شک دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔ عرض کیا گیا: "اس کی چمک کس شئے کے ساتھ ہوتی ہے؟" فرمایا: قرآن پاک کی تلاوت اور موت کے ذکر سے (مسند امام احمد بن حنبل)

قرآن وہ مبارک کلام ہے جس کے ذریعہ اللہ ورسول کو راضی کیا جاتا ہے، اور ان کا قرب حاصل کیا جاتا ہے جس کا پڑھنا عبادت، جس کا دیکھنا عبادت، چھونا عبادت، چومنا عبادت یہاں تک کہ اس کا تصور بھی عبادت ہے رب ذوالجلال قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے: لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ "اسے نہ چھوئیں مگر باوضو" یعنی تلاوت کرنے والا باوضو ہو، ادب اور سکون کی حالت میں ہو، خواہ کھڑا ہو یا بیٹھا ہوا ہو، لیکن تلاوت کرتے وقت اسے قبلہ رخ ہونا چاہیے، چار زانو پر بیٹھے، تکیہ نہ لگائے اور نا ہی متکبرانہ انداز میں بیٹھے، عاجزی و انکساری کے ساتھ مہذب طریقے سے بیٹھے اور اکیلے میں ہو تو ایسے بیٹھے جیسے استاذ کے سامنے بیٹھتا ہو؛ تلاوت کے لیے سب سے افضل حالت یہ ہے کہ نماز میں قیام کی حالت میں اور مسجد کے اندر پڑھا جائے۔

حفظ قرآن کا حکم:

قرآن پاک وہ واحد اور ممتاز کتاب ہے جس کے حافظ پوری دنیا میں لاکھوں نہیں کروڑوں کی تعداد میں موجود ہیں، جن کو اس کلام مقدس کا حرف بہ حرف پوری طرح یاد ہے۔ قرآن مقدس کا حفظ کرنا فرض کفایہ ہے، صحابہ وتابعین اور علمائے دین کا معمول رہا ہے، مختلف بستیوں میں اتنے حافظ ضرور ہونے چاہئیں جن سے قرآن کریم کا تواتر باقی رہے اور کوئی بے دین اس میں تبدیلی نہ کرسکے۔ لہٰذا اگر حفظ قرآن چھوڑ دیں تو سب گنہگار ہوں گے اور اگر کچھ حفظ کرلیں تو سب کا فرض اتر گیا۔

فضائلِ حفاظ اور والدین کی تاج پوشی:

حافظ قرآن کی احادیث میں بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو قرآن پڑھے اور اسے یاد رکھے اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے گھر والوں میں سے دس ایسے آدمیوں کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر دوزخ واجب ہوچکی ہوگی (ترمذی) اسی طرح کنزالعمال میں ہے کہ حافظ قرآن اسلام کے جھنڈے کو اٹھانے والا ہے اور جس شخص نے اس (حافظ) کی تعظیم کی یقیناً اس نے اللہ کی تعظیم کی اور جس نے اس کی توہین کی اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ یہ تو ہوئی حافظ قرآن کی فضیلت۔ اب اس کے والدین کی فضیلت ملاحظہ فرمائیں! حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے: جس شخص نے قرآن پڑھا اور عمل کیا تو قیامت کے دن اس کے والدین کو نور کا ایک تاج پہنایا جائے گا، جس کی چمک سورج کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو جنت کے ایسے حلے پہنائے جائیں گے جن کی (قیمت کی) برابری پوری دنیا نہیں کرسکتی۔ یہ لوگ عرض کریں گے؛ ہمیں یہ انعام کس سبب سے دیا جا رہا ہے؟ ان سے کہا جائیگا: تمہاری اولاد کے قرآن کریم پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کے سبب تمھیں یہ انعام دیا جا رہا ہے (الترغیب للمنذری)۔ اللہ اکبر کیا شان ہے حافظ قرآن کی، ان احادیث کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم کو کثرت سے تلاوت کرنی چاہیے اور اس پر عمل بھی کرنا چاہیے تاکہ ہم دنیا وآخرت میں کامیاب ہوجائیں۔

ایک نشست میں مکمل قرآن پاک پڑھنا:

اللہ کے مبارک کلام کی تلاوت جتنی زیادہ کی جائے اتنا ہی زیادہ قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے، اور قلب کو دائمی سکون میسر ہوتا ہے، کثرت تلاوت ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے، صحابہ وتابعین، اولیاء، اور علمائے دین قرآن کی بہت کثرت سے تلاوت فرمایا کرتے تھے: جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں مکمل قرآن شریف ختم فرمایا کرتے تھے (فضائل القرآن لابن کثیر)۔ اسی طرح حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم جب ایک پاؤں رکاب میں رکھتے تو قرآن شریف پڑھنا شروع کرتے اور دوسرا پاؤں رکاب میں رکھنے سے پہلے پورا قرآن ختم کرلیتے (معارج النبوہ)۔ امام الائمہ، امام الامہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تیس سال تک ایک رکعت میں مکمل قرآن شریف ختم کرتے رہے اور جس مقام پر آپ کی وفات ہوئی اس مقام پر آپ نے سات ہزار مرتبہ قرآن پاک ختم کیے (الخیرات الحسان)۔ اور امام بخاری علیہ الرحمہ ہر روز ایک قرآن مجید ختم کرتے اور فرماتے ہر ایک قرآن ختم کرنے پر دعا قبول ہوتی ہے (شعیب الایمان)۔ اور بھی بہت سے صحابہ و بزرگانِ دین ایک دن یا ایک رات میں قرآن پاک ختم فرمایا کرتے تھے۔ انہیں نفوس قدسیہ کے اس بابرکت طریقے کو زندہ رکھتے ہوئے مدارس اہلسنت کے طلبہ آج بھی ایک رات یا دن میں مکمل قرآن مجید ختم کرتے ہیں، انہیں مدارس کی فہرست میں ایک عظیم مدرسہ جامعہ امام احمد رضا باسنی ناگور شریف بھی ہے جس کے ننھے منے اور ہونہار طالب علم محمد رضا بن اللہ بخش نے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بزرگانِ دین کے نقشِ قدم کو چومتے ہوئے اور ان کے نشان پا پر چلتے ہوئے مکمل قرآن شریف ایک نشست میں سنانے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ عزیزم حافظ محمد رضا سلمہ کو قرآن پاک کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے اور اس کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے اور اوامر پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین

چھٹیوں میں بھرپور آرام کریں اور چھٹی کا لطف اٹھائیں

ڈاکٹر مسعود احمد صاحب فرمایا کرتے تھے: "جیسے جیسے زندگی آگے بڑھتی ہے چھٹی کا تصور ختم ہوتا جاتا ہے اور کام کرنے میں مزہ آنے لگتا ہے۔" واقعی ایسا ہے! لیکن بسا اوقات "چھٹی" ہماری مجبوری بن جاتی ہے۔ وہ یوں کہ مسلسل ایک ہی طرح کا کام کرتے رہنے خصوصاً مناسب وقفہ کے بغیر کام کرنے سے انسان ذہنی دباؤ کا شکار ہوکر مختلف امراض کا شکار ہوجاتا ہے۔ اسے ماہرین نفسیات "ورکنگ اسٹریس" بھی کہہ دیتے ہیں۔۔۔۔۔ پچھلے دنوں میرے استاد محترم ایک بہت بڑے بزرگ عالم دین جو کہ میدان تدریس کے شہسوار ہیں، ان سے متعلق فرما رہے تھے کہ "ان کی خدمت میں ایک مدرسہ کے مہتمم نے عرض کی کہ حضرت جامعات کی چھٹی ہے ان دِنوں میں آپ ہمارے یہاں کوئی مختصر کورس کروادیں۔ تو حضرت نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے چھٹی کے ایام میں پڑھایا تھا لیکن پھر میں بیمار ہوگیا تھا اور پورا سال متاثر ہوا۔ اب میں چھٹی کے ایام میں اپنے گاؤں چلا جاتا ہوں وہاں تدریس بالکل نہیں کرتا، زیادہ وقت آرام کرتا ہوں اور قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔ ان دو ماہ کی چھٹیوں کی بدولت میں اگلے تعلیمی سال کے لیے تازہ دم ہوجاتا ہوں۔

مشورہ: اگر آپ مسلسل بہت زیادہ مصروفیات کے باعث ذہنی دباؤ، اور الجھن کا شکار ہیں تو کچھ وقت اپنے معمولات میں تبدیلی لائیں کسی دور دراز مقام کا سفر کریں ان شاء اللہ ذہنی سکون حاصل ہوگا۔

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز ممبئی
جلد نمبر 27 شمارہ نمبر 38
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبدالکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲/ڈونٹاڈ اسٹریٹ ممبئی ۹ سے شائع کیا۔
سالانہ ممبرشپ
۲۰۰/روپیے
مالک: عبدالغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے
ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کامیابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور قارئین سے داد و تحسین وصول کر رہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملّی، ملکی خبریں ومضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔
سالانہ فیس 200 روپے
پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔ ۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوایئے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

ایمان وعقیدہ کی بقاء وتحفظ کے لیے مدارس اسلامیہ کی ضرورت

اس کی واضح مثال ہے دار العلوم انوارِ مصطفیٰ

از: محمد شمیم احمد نوری مصباحی!

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ صدیوں سے درسگاہیں اور دانشگاہیں قائم ہیں، اور مدارس ومکاتب کے قیام کا سلسلہ جاری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا، ان کا مقام ومرتبہ حقیقت میں وہی جانتا ہے جس کے دل میں دینی وایمانی بیداری کا جذبہ موجود ہے۔

وہ مدارس جن میں قرآن، حدیث، فقہ، تفسیر، عقائد اور صرف ونحو وغیرہ کی تعلیم ہوتی ہے انہیں عام طور پر دار العلوم کہا جاتا ہے، ہر علاقے میں ان کا قیام اور اس کو فروغ وترقی دینا بھی ضروری ہے۔ ہر سنی دار العلوم ہمارے لئے دینی وعلمی قلعہ ہے، یہاں سے علم کی لہریں نکلتی ہیں جو بستیوں اور آبادیوں کو سیراب کرتی ہیں۔

آج کے اس پرفتن دور میں مدارسِ اسلامیہ کی اہمیت وضرورت اس لیے اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے کہ آج پوری دنیا اور خاص طور پر عالمِ اسلام پر ذہنی وایمانی ارتداد کی یلغار چاروں طرف سے ہورہی ہے اور فتنہ انگیز آندھیوں کی طرح قوم وملت کے ہر فرد کو اپنی رنگینیوں اور چکاچوندھ کردینے والی فریب کاریوں سے دلوں کو غیر محسوس طریقہ پر اعتقادات وعبادات، اخلاقیات ومعاملات، معاشرت ومصاحبت اور شعائرِ اسلام کے اصول وضوابط کو ذہنوں سے مٹا کر اپنی گندی چھاپ کو بٹھا رہی ہے تاکہ آنے والی نسلوں کو شک کے دائرے میں رکھ کر مسلمانوں کا مکمل ارتداد ہوسکے۔

مدارس اسلامیہ کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کی ذہنی تشکیل کی جائے اور ان کے اسلام کا نشوونما کیا جائے!

مدارس اسلامیہ برصغیر میں ملت اسلامیہ کے لئے ایک نعمت عظمیٰ اور اسلامی تشخص کی بقا کی ضمانت ہیں، اس لیے مدارس اسلامیہ کی بقا وتحفّظ کے لئے تمام برادران اسلام کا فرض ہے کہ ان کا ہر ممکن مدد وتعاون کریں، کیونکہ یقیناً مدارس کی ترقی ہمارے مستقبل کو انشاء اللہ روشن وتابناک کرے گی۔

ہمارے دینی مدرسے جن کو ہم صرف دینی تعلیم گاہ سمجھتے ہیں یہ صرف تعلیم گاہیں نہیں ہیں بلکہ دینی تعلیم گاہ ہونے کے ساتھ ساتھ دینی "پاور ہاؤس" بھی ہیں، کیونکہ جس طرح پاور ہاؤس سے پورے علاقے میں بجلی پہنچتی ہے اور علاقوں کو روشن کردیتی ہے، تاریکی کو دور کردیتی ہے جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں، اندھیروں میں اجالا ہوتا ہے، اسی طرح یہ مدرسے ہیں کہ ان سے پوری امت مسلمہ کو فیض پہنچتا ہے۔ مسجدوں کے امام، مدرسوں کے مدرسین اور قوم کے قائد ومقتدا اور مشائخ طریقت بھی انہی سرچشموں سے نکلتے ہیں، اس لیے مدارس دینیہ کا قیام اور ان کا وجود انتہائی ضروری اور بابرکت ہے جیسا کہ برصغیر میں تعلیم وتعلیم کو فروغ دینے والی عظیم شخصیت حضرت حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی ثُمَّ مبارک پوری علیہ الرحمہ کا یہ فرمان عالی شان بہت مشہور ہے کہ "مسجد بنانا ثواب، سرائے بنانا ثواب، یتیم خانہ بنانا ثواب، مگر مدرسہ سب سے بنیادی حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ اگر علما پیدا نہ ہوں گے تو ان سب کو کون آباد کرے گا اور کون حفاظت کرے گا؟ اور مدرسے کو میں نے بہت سوچ سمجھ کر اختیار کیا ہے" (حیات حافظ ملت: صفحہ: ۷۷۹)

مدارس اسلامیہ کی اہمیت، افادیت وضرورت سے اب انکار کی بالکل گنجائش نہیں، ملک میں مدارس کی خدمات سے انکار سورج کے وجود سے انکار کے ہم معنیٰ ہوگا، مدارس کا وجود اسلام اور مسلمانوں کے لیے کس قدر ضروری ہے اسے ہر وہ انسان سمجھ سکتا ہے جو اسلام سے ہلکی سی بھی آشنائی رکھتا ہو۔

مدارس اسلامیہ جہاں دین کی تبلیغ واشاعت کا اہم ذریعہ ہیں وہیں پورے ملک اور معاشرہ کے لیے بھی انتہائی نفع بخش ہیں جس کا احساس حکومتی اہلکاروں وسیاست دانوں کو بھی ہے مگر وہ اعتراف نہیں کرتے اور شاید کبھی کریں گے بھی نہیں، مدرسے ہمارے ملک وسماج کی جو خدمات انجام دے رہے ہیں وہ مختلف جہتوں میں پھیلی ہوئی ہیں جس کی تفصیل کے لیے ایک دفتر درکار ہے۔

یہ دینی مدارس ہی ہیں جہاں سے امت کو بہترین داعی ومبلغ، تحریکات کے لیے باصلاحیت قائد، جماعتوں اور تنظیموں کے لیے مخلص رہنما، مخالفین اسلام کے لئے دنداں شکن مناظر، اور صاحب تحقیق قلم کار ملے ہیں۔ یہ دینی مدرسے ہی ہیں جہاں سے قرآن کے مفسر، احادیث نبویہ کے شارح، فقیہ ومفتی، مسجد ومحراب کو آباد کرنے والے امام وخطیب، اور حق گو وبے باک صحافی تیار ہوتے ہیں۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ مکاتبِ اسلامیہ اور مدارسِ عربیہ دینی علوم، ایمان وعقیدہ اور اسلامی تہذیب وتمدن کی بقا اور تحفظ کا بہترین ذریعہ ہیں، ان کے بغیر اسلامی علوم کے تحفّظ اور نشر واشاعت کا باقاعدہ تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، یہی وجہ ہے کہ علمائے اسلام اور داعیان دین نے ہر دور میں دینی مدارس کے قیام کو فروغ دیا جو قوم کے نونہالوں میں دینی شعور بیدار کرنے کا کام کرتے رہے، اس کے برخلاف جس بستی یا جس علاقے میں مدارس کا قیام عمل میں نہیں آیا وہاں طرح طرح کے خرافات اور دیگر غیر اسلامی رسم ورواج نے جنم لیا اور یہ تمیز کرنا مشکل ہوگیا کہ یہ مسلم بچے ہیں یا مسلم آبادی؟۔

اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کی دینی مدارس کا قیام جہاں بھی ہوا وہاں حق کی شمع جلنے لگی، اسلامی روایات صاف نظر آنے لگے، اور اگر یہ کہا جائے کہ مدارسِ اسلامیہ نے ہندوستان میں مسلمانوں کو دین اسلام پر قائم رکھنے میں اہم رول ادا کیا تو قطعاً بے جا نہ ہوگا کیونکہ اس کی واضح مثال ہندوستان کے صوبہ راجستھان کے علاقۂ تھار کی عظیم دینی ومرکزی درسگاہ "دار العلوم انوار مصطفیٰ سہلاؤ شریف" ہے جس کو آج سے تقریباً ۳۰/سال پہلے حضور مخدوم جہانیاں سیدنا سرکار جلال الدین جہانیاں جہاں گشت علیہ الرحمہ کے خانوادہ سے تعلق رکھنے والے ایک مرد درویش، مجاہد تھار نمونۂ اسلاف حضرت پیر سید کبیر احمد شاہ بخاری نور اللہ مرقدہ نے حضور مفتیِ اعظم راجستھان علامہ مفتی محمد اشفاق حسین صاحب نعیمی علیہ الرحمہ، جانشین مفتیِ اعظم راجستھان حضرت علّامہ مفتی شیر محمد خان صاحب رضوی مدّظلّہ العالی، مفتیِ تھار حضرت علامہ مفتی صوفی ولی محمد صاحب نعیمی علیہ الرّحمہ وہندوپاک کے دیگر مشاہیر علماء ومشائخ اور ساداتِ کرام کی تحریک وفرمائش پر علاقۂ تھار کے نہایت ہی پسماندہ خِطّہ "کھاوڑ" کے بڑھتے ہوئے بدمذہبیت پر قدغن لگانے اور مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ واستحکام اور تعلیم وتعلم کی نشر واشاعت کے لئے اس علاقہ کے مقبول ترین ولی کامل قطبِ تھار حضرت پیر سید حاجی عالی شاہ بخاری علیہ الرحمہ کے آستانۂ عالیہ سے متصل ۲/فروری ۱۹۹۳ء کو قائم فرمایا۔

پیر طریقت حضرت الحاج سید کبیر احمد شاہ بخاری علیہ الرحمہ کی خلوص ولِلّٰہیت، بزرگوں کے فیضان اور نصرت خداوندی کا نتیجہ ہے کہ اس درسگاہِ علم وفن نے اپنی مختصر سی مدت قیام میں بہت سے فارغ التحصیل طلبہ کے سروں پر دستار فضیلت وحفظ وقراءت رکھی، بہت سے مستحق ہاتھوں کو سند تکمیل سے نوازا، نہ جانے کتنے خالی سینوں میں قرآن عظیم کے تیسوں پارے محفوظ کیے، کتنے بے زبانوں کو قوّت گویائی وسلیقۂ گفتار بخشا، کتنے غیر مہذب بچوں کو اسلام کے اعلیٰ اور شائستہ کردار سے آراستہ کیا، کتنے ناتراشیدہ ذہنوں کو تعلیم وتربیت کے ذریعہ فکر سلیم کا مالک بنایا اور اسی طرح اس درسگاہ نے نہ جانے کتنے جمہوریت پسند، محب وطن، امن پرور اور ملک وقوم کے لئے وفادار علمائے دین پیدا کیے [الحمدللہ! امسال ۵/مارچ کو ۱۵۵/ویں عرس بخاری وسالانہ جلسہ دستار فضیلت کے موقع پر ۵۰/طلبہ کو دستار علم وفضل سے نوازا گیا]، اور اسی طرح حضرت پیر صاحب قبلہ علیہ الرحمہ اور آپ کے شہزادۂ گرامی پیر طریقت نور العلماء حضرت علامہ الحاج سید نور اللہ شاہ بخاری مدظلہ العالی کی کوشش وتحریک اور جدوجہد کے نتیجہ میں اس ادارہ "دار العلوم انوار مصطفیٰ" نے اپنے ماتحت راجستھان وگجرات کے مختلف مواضعات میں پچاسی (۸۵) تعلیمی شاخیں بھی بشکلِ مدارس ومکاتب قائم کرلی ہے، جو اپنی اپنی جگہ نونہالانِ اسلام کو عربی، فارسی، اردو، ہندی، انگریزی اور حساب وغیرہ کی تعلیم کے ساتھ ساتھ دین وسنّیت کی گراں قدر خدمات انجام دے رہی ہیں۔

ساتھ ہی ساتھ دار العلوم کے ماتحت عصری تعلیم کے لیے ۱۲/ویں کلاس تک انوار مصطفیٰ اُچ مادھیمک ودھیالیہ بھی ہے۔

یہ ساری چیزیں دار العلوم انوار مصطفیٰ کی عظیم خدمات، رفتارِ ترقی اور سرگرمیوں وکامیابیوں کا واضح ثبوت ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ دار العلوم انوارِ مصطفیٰ کے مہتمم وشیخ الحدیث پیر طریقت، رہبر راہِ شریعت، نور العلماء حضرت علامہ الحاج سید نور اللہ شاہ بخاری مدظلہ العالی خود اصابت فکر ونظر، حلم وبُردباری، عفو ودرگذر، کرم وعطا، جودوسخا اور پیکرِ علم وعمل ہیں، اور دوسروں کو بھی ایسی ہی رنگ میں دیکھنا چاہتے ہیں، جن کا مقصد وہدف ہی قوم وملّت کی اصلاح وتربیت کرنا اور طلبہ کو اِس لائق بنانا کہ وہ تبلیغِ دین متین کا فریضہ بحسن وخوبی انجام دے سکیں

آپ اس ادارہ اور ادارہ کے ماتحت چلنے والی تعلیمی شاخوں کی تعلیمی وتعمیری ترقی کے لئے دن رات کوشاں رہتے ہیں، درحقیقت اس ادارہ کے لئے آپ کی قربانیوں، عرق ریزیوں وکاوشوں اور کوششوں کا اندازہ لگانا ایک مشکل کام ہے، صرف اتنا کہا جاسکتا ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو اس ادارہ اور دین وسنّیت کی خدمات کے لیے وقف کررکھا ہے (اللہ عزّوجل آپ کے علم وفضل، عمر اور وقت میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے)

آخر میں ہم اپنے سبھی بہی خواہوں اور ہمدردوں اور سبھی اہل خیر حضرات سے پرزور اپیل اور بصد خلوص گزارش کرتے ہیں کہ آپ حضرات اپنے اس محبوب ادارہ وتعلیمی مرکز" دار العلوم انوارِ مصطفیٰ سہلاؤ شریف" کی طرف اپنی خصوصی توجہ مبذول فرمائیں اور بالخصوص موسم خیر وبرکت یعنی" رمضان المبارک" کے پربہار مہینہ ودیگر مواقع پر اپنے اس گہوارۂ علم وادب" دار العلوم انوارِ مصطفیٰ" کو یاد فرمائیں، دار العلوم کو زکوٰۃ، صدقات وخیرات اور دیگر عطیّات سے نواز کر تعلیمی وتعمیری امور میں حصہ لے کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں!

(ماخوذ از: انوار مصطفیٰ میگزین شمارہ نمبر/۸)

خبردار ہوشیار!....

چھ دن سے میرے کزن کی بیٹی اسپتال میں داخل تھی۔ اسکی ذہنی حالت ٹھیک نہیں تھی۔ پتہ چلا کہ چیختی ہے چلاتی ہے اور کاٹتی ہے۔ بارہ سال کی بچی ہے۔ مجھے پتہ چلا تو دیکھنے اسپتال گیا۔ بچی کی ٹانگیں اور ہاتھ باندھے ہوئے تھے اور وہ تڑپ رہی تھی۔ ڈاکٹر صاحب سے ملا تو بولے ہیسٹیریا ہے۔ باپ سے پوچھا تو کہنے لگے اس کو سایہ ہوگیا ہے۔ والدہ نے کہا اسکی پھوپھو نے جادو کروا دیا ہے۔۔!!! جتنے منہ اتنی باتیں۔ میں نے بچی کے پاس جا کر اسے پیار کیا اور پانی پلایا۔ وہ بیقرار تھی۔ کہتی ہے مجھے گول گپے کھانے ہیں۔!!! ڈاکٹر صاحب نے منع کیا ہے کہ اس کو کوئی چیز بازار سے نہیں دینی۔ میرا ماتھا ٹھنکا۔ میں نے پوچھا کہ بچی کی یہ حالت کب سے ہے۔!! والدہ نے بتایا کہ چھٹیوں کے آخری بیس ایام اپنی پھوپھو کے گھر گئی تھی۔ وہاں سے جب واپس آئی ہے طبیعت ناساز ہے۔ چڑچڑی ہوگئی ہے۔ باہر نکل نکل کر بھاگتی ہے۔ کہتی ہے کہ گول گپے کھانے ہیں وہ بھی لا کر دیئے پر پسند نہیں آتے پھینک دیتی ہے۔ چیختی ہے چلاتی ہے۔ میں نے لڑکی سے تنہائی میں بات کرنے کی اجازت چاہی جو مل گئی۔ میں نے بچی کے ہاتھ پاؤں کھولے اور ٹیرس پر لے گیا، اسے پانی پلایا میں نے کہا مجھے اپنا دوست سمجھو جو کچھ ہم میں بات ہوگی وہ راز رہے گی۔ میں نے قسم کھائی۔ لڑکی کو کچھ حوصلہ ہوا تو کہنے لگی۔!! آپ اپنی ماں کی قسم کھائیں کہ کسی کو نہیں بتائیں گے، کہنے لگی پھوپھو کے محلے میں ایک گول گپے والا ہے جس کے گول گپے مجھے بہت پسند ہیں۔ میرا کزن اور میں ہم دونوں وہ کھانے کیلئے جاتے تھے میں جب سے واپس لوٹی ہوں دل بہت بیقرار رہتا ہے اور جسم میں جیسے کچھ جل سا رہا ہے۔ میں نے اس سے اس کی پھوپھو کا نمبر لیا اور اس کو یقین دلایا کہ میں جو کچھ بھی کرسکا ضرور کروں گا۔ اگلے روز میں اس کی پھوپھو کے گھر گیا۔ رشتے دار تھے میری بہت عزت کی۔ میں نے اس کے بیٹے کے ساتھ سے بازار تک ساتھ چلنے کو کہا۔ ہم پیدل ہی شام کو گھر سے نکلے، باتوں باتوں میں نے لڑکی کے حوالے سے گول گپوں کی تعریف کی اور یوں ہم اس دکان کے کیبن میں پہنچ گئے۔ گول گپے منگوائے گئے اور کھائے بھی۔ بہت مزے دار تھے۔ الگ سا ذائقہ تھا۔ خیر میں نے کچھ پیک کروالیئے اور ساتھ لے آیا۔ رات کو واپس شہر آیا اور وہ گول گپے ایک دوست کی لیب والے کو دیئے کہ اس کو چیک کردے۔ منشیات والے ادارے کو بھی ایک سیمپل دیا۔ اگلے دن رپورٹ آئی تو میں اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا، رپورٹ میں پتہ چلا کہ مصالحہ جات میں ہیروئن ملائی گئی ہے۔ میرا ایک لمحے کیلئے دم بند سا ہوگیا۔ میں نے فوراً اینٹی نارکوٹکس سے رابطہ کیا اور اس گول گپے والے کی دکان پر ریڈ کیا تو وہاں سے شراب، ہیروئن اور چرس برآمد ہوئی۔ یہ باقاعدہ ایک منشیات کا اڈہ تھا اور گول گپے والا اپنے گول گپوں میں ہیروئن گھول کر کھلا رہا تھا۔ جو لگ گئے وہ یہاں سے ہٹ نہیں سکتے تھے۔ ان کو پکڑوا کر بچی کی طرف لوٹا اور ڈاکٹر صاحب کو اعتماد میں لے کر بچی کو ترک منشیات کے ادارے میں داخل کروا کر علاج کروایا۔ یہ ایک سچا واقعہ تھا۔۔ اب آئیں اصل مسئلے پر۔۔ اور وہ یہ ہے کہ ہمارے بچوں کے ساتھ یہ کیا ہورہا ہے۔ اسکولوں کے باہر ریہڑیوں پر اور اسکول کالجوں کی کینٹینوں پر محلے میں پھرتے رہڑی والے ہمارے بچوں کے ساتھ کیا کچھ کررہے ہیں۔ ہمارے بچے اب نشوں پر لگ چکے ہیں اور ہمیں معلوم ہی نہیں۔ ہم بحیثیت مجموعی اپنی اولادوں سے غافل ہیں۔ میں نے بھی بلیو ایریا سے ایک ٹھیلے سے چائے پی تو مجھے بہت سکون محسوس ہوا. میں اگلے دن عمل سے پھر چائے پینے چلا گیا. مجھے مجھے احساس ہی نہیں رہا کہ میں تین ماہ تک چائے پیتا رہا پھر ایک رات نیوز دیکھی کہ مطلوبہ ٹھیلہ جس میں چائے پیتا تھا اس کو سیکیورٹی والوں نے دھرلیا ہے وہ چائے میں ڈوڈے وغیرہ ڈالتے تھے.. وہ لوگ اپنے منافع کے لئے لوگوں کی جان کھیل جاتے ہیں اللہ کریم انھیں ہدایت دے! حکومت بے خبر ہے تو والدین اور اساتذہ کو جاگنا ہوگا۔ ان تک اپنے بچوں کو نہ جانے دیں۔ یہ بچے ہمارا مستقبل ہیں، گول گپے والا تو گول گپے بیچ جائے گا مگر ہماری پوری نسل نشہ آور بن کر تباہ ہوجائے گی۔۔!!! جاگتے رہیں ورنہ سب کچھ سو جائے گا۔

شب برأت کے مقدس موقع پر بھیونڈی میں جلسہ کا کامیاب انعقاد

اپنے مال کی زکوٰۃ رمضان سے قبل ادا کریں تاکہ غرباء ومساکین رمضان کے روزوں کی تیاری کرسکیں۔ شرجیل رضا

بھیونڈی: ۸/مارچ شب برأت کے مقدس موقع پر مدرسہ مدینۃ العربیہ کے پاس، چوہان کالونی، بھیونڈی میں ایک عظیم الشان جلسہ "بنام فیضان شب برأت" کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں رضا برادران اور طلحہٰ نوری اور دیگر نعت خواں نے حمد ونعت کا نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ جلسہ میں رضا اکیڈمی بھیونڈی کے جنرل سیکریٹری محمد شرجیل رضا قادری نے خصوصی خطاب فرمایا۔

شرجیل رضا قادری نے کہا کہ ماہ شعبان بڑی عظمت ورفعت والا مہینہ ہے اور ماہ شعبان آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مہینہ ہے۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا کہ رجب اللہ کا مہینہ، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ شعبان کا چاند نظر آتے ہی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تلاوت قرآن کی طرف خوب متوجہ ہوجاتے، اپنے مال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ غربا ومساکین مسلمان ماہ رمضان کے روزوں کے لئے تیاری کرسکیں۔ پہلے کے مسلمانوں کو عبادت کا کس قدر ذوق ہوتا تھا، مگر افسوس! آج کل کے مسلمان صرف مال ودولت کے حصول میں ہی لگے ہوئے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم اللہ کی عبادت وریاضت میں اپنی زندگی گذاریں۔

شعبان المعظم وہ مہینہ ہے جس میں بندوں کے اعمال اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ سنن نسائی شریف کی حدیث ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح آپ شعبان میں روزے رکھتے ہیں اس طرح کسی بھی مہینہ میں نہیں رکھتے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ رجب اور رمضان کے بیچ میں یہ مہینہ ہے، لوگ اس سے غافل ہیں، اس میں لوگوں کے اعمال اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اس حال میں اٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔

جلسہ کا اختتام صلوٰۃ وسلام ودعا پر ہوا۔ شرجیل رضا قادری نے رقت انگیز دعا فرمائی اس کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا۔ کثیر تعداد میں مسلمانوں سے شرکت کی

☆☆☆☆☆

"اور کتاب مرگئی۔۔۔!"

پبلشر نے مصنف سے کتاب لکھوائی، معاوضہ دیا۔ کاغذ والے سے کاغذ خریدا، معاوضہ دیا۔ کمپوزر سے کمپوز کروائی، معاوضہ دیا۔ پروف ریڈر سے پروف ریڈنگ کروائی، معاوضہ دیا۔ ڈیزائنر سے ڈیزائننگ کروائی، معاوضہ دیا۔ پرنٹر سے پرنٹ کروائی، معاوضہ دیا۔ بائنڈر سے بائنڈنگ کروائی، معاوضہ دیا۔ ڈسٹری بیوٹر سے تقسیم کروائی، تگڑا کمیشن دیا۔ خریدار نے خریدی، اچھی لگی۔ اسکین کی، پی ڈی ایف بنائی اور۔۔۔ سوشل میڈیا پر ہزاروں لوگوں کو مفت میں بانٹ دی۔۔۔ پڑھنے والے نے مزے سے ڈاؤن لوڈ کرلی۔ ہزار روپے کا پیزا اور پانچ سو روپے کا برگر کھاتے ہوئے مفت میں پڑھ لی۔ مصنف اور پبلشر نے احتجاج کیا تو ان پر علم دشمن کا لیبل لگایا۔ خوب برا بھلا کہا، طعنے دیئے اور طنز کیا۔ پبلشر کو نقصان ہوا، اس نے مصنف کو معاوضہ دینا بند کردیا۔ مصنف کو معاوضہ ملنا بند ہوا تو اس نے بھی لکھنا چھوڑ دیا۔۔۔ اور کتاب مرگئی۔۔۔!

(منقول) کتاب خریدنے کی عادت ڈالیے۔۔۔ کتاب کو مرنے سے بچائیں

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN **MUSLIM TIMES** WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL: 27 , ISSUE NO: 38 DATE: 13 March to 19 March 2023. Rs.5/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

ترکی وسریا زلزلہ متاثرہ علاقوں میں رضا اکیڈمی وآل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کا وفد لگاتار ریلیف تقسیم کرنے میں مصروف

آفاتِ سماوی وارضی سے نجات کے لئے ترکی میں حضرت سید معین میاں نے دی اذان

رضا اکیڈمی نے ترکی کے شہر غازیان ٹیپ، ادیامن، نوردگ، اِصلاحیہ، حطائے، سریا سرحد، کارامن مارش کے متاثرہ علاقوں میں ریلیف تقسیم کر چکی ہے: الحاج محمد سعید نوری

ممبئی: ۴؍ مارچ ۲۰۲۳ء آل انڈیا سنی جمعیۃ العلما اور رضا اکیڈمی کا وفد پچھلے دنوں 27 فروری سے آج تک مسلسل ترکی کے مختلف شہروں میں جو زلزلہ سے متاثرہ علاقے ہیں راحت رسانی کے کام میں مصروف ہے ترکیہ اور شام کے سرحدی علاقے حطائے شہر رضا اکیڈمی کے بانی الحاج محمد سعید نوری صاحب نے نہایت ہی روح فرسا خبر بتائی کے ہم لوگ متاثرہ لوگوں میں راحتی اشیاء تقسیم کر رہے تھے دراثنا جب نماز کا وقت ہوا تو ہم نے پانی مانگا کہ وضو کر کے نماز پڑھ لیں تو جواب ملا کہ آپ وضو کی بات کرتے ہیں ہم لوگوں کے پاس تو پینے کا بھی پانی نہیں ہے چنانچہ نوری صاحب نے بتایا ہم لوگوں نے تیمم کر کے نماز ادا کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد وفد کے سارے لوگوں کو متوجہ کر کے کہا جن چیزوں کی ضرورت بروقت درکار ہے اسے پہلے مہیا کرائی جائے اسی ناگفتہ بہ علاقے حطائے سے نوری صاحب نے مسلمانوں سے اپیل دہرائی کہ میڈیا، شوشل میڈیا اور اخبارات کے ذریعے ترکی اور سریا میں نقصانات کا جو اندازہ لگایا جا رہا ہے اس سے کہیں زیادہ نقصانات ہم ماتھے کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہے ہم اپنی قوم سے اپیل کرتے ہے کہ اس مشکل ترین گھڑی میں مسلمان اپنے بھائیوں کی امداد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں اور جس سے جو بن پڑے ان کا تعاون کریں۔ مقامی لوگوں کے کہنے کے مطابق ترکی حکومت نے ہر طرح کی ذمہ داری لیتے ہوئے سہولیات فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے مگر بروقت ان لوگوں کی ضرورتیں پوری کرنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہیں رضا اکیڈمی اور آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء نے صرف متاثرہ علاقوں میں ریلیف ہی کا کام نہیں کیا بلکہ اپنے ملک بھارت کا امن، شانتی، بھائی چارہ اور محبت کا پیغام بھی ترکیہ اور سریائی بھائیوں تک پہنچایا اور یہ یقین دلایا مشکل کی اس گھڑی میں بھارت کا مسلمان آپ کے ساتھ کھڑا ہے گویا شہزادہ مخدوم سمنان معین المشائخ حضرت سید معین میاں صاحب صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء محافظ ناموس رسالت الحاج محمد سعید نوری صاحب بانی رضا اکیڈمی دونوں ملکوں کے درمیان امن اور شانتی کے پیامبر کا رول بھی ادا کر رہے ہیں جہاں بھی ریلیف تقسیم کرتے ہیں ملکی پرچم چھوٹے چھوٹے بچے لہرا کر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ رضا اکیڈمی کا وفد اپنے وطنی تشخص کے ساتھ ریلیف کے کام میں مصروف ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق ترکی میں ابھی بھی زلزلے کے جھٹکے آتے رہے ہیں ایسے ہی ایک علاقے سے جب رضا اکیڈمی کے وفد کا دورہ ہوا تو وہاں پر باضابطہ طور پر حضرت سید معین میاں صاحب نے اذان دی اور خصوصی دعاء فرمائی اب تک رضا اکیڈمی نے استنبول، غازیان ٹیپ، ادیامن، نوردگ، اصلاحیہ، حطائے، سریا سرحد، کارامن مارش کے متاثرہ علاقوں میں ریلیف تقسیم کر چکے ہیں۔

☆☆☆☆☆

آیا صوفیہ مسجد کے خطیب وامام نے حضرت سید معین میاں اور الحاج محمد سعید نوری کا شاندار استقبال کیا

آیا صوفیہ مسجد کے خطیب وامام نے حضرت سید معین میاں اور الحاج محمد سعید نوری کو ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازتے ترکی آنے کا شکریہ ادا کیا

ترکی کے شہر ادیامن میں آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء ورضا اکیڈمی نے شب برأت اور رمضان کے پیش نظر عبوری کمیونٹی کچن کھول دیا جس میں روزانہ ۲۰۰؍ فیملی کے افراد کھانا کھا سکیں گے

ترکیہ: استنبول کی آیا صوفیہ مسجد کے خطیب وامام حضرت شیخ ابراہیم نے فضیلت الشیخ شہزادۂ مخدوم سمناں پیر طریقت حضور معین المشائخ حضرت علامہ الشاہ سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین استانہ عالیہ مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھہ مقدسہ یوپی انڈیا وصدر ال انڈیا سنی جمعیت العلماء اور محافظ ناموس رسالت اسیر مفتئ اعظم خلیفہ تاج الشریعہ حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب قبلہ سکریٹری جنزل رضا اکیڈمی ونائب صدر ال انڈیا سنی جمعیت العلماء کا شاندار طریقے سے استقبال کیا حضرت ابراہیم صاحب نے ان دونوں سربراہان کو بہت ساری دعائیں دیتے ہوئے شکریہ ادا انہوں نے کہا کہ ہمیں آپ کو دیکھ کر اس وقت بہت ہی خوشی ہورہی ہے کہ آپ لوگوں نے ہمارے ملک میں گزشتہ آنے والے زلزلہ متاثرین کی بازیابی کے لئے جو خدمات انجام دی وہ ہماری نظر میں بہت بڑا کام ہے ہم ہندوستانی مسلمانوں خاص کر آپ دونوں حضرات کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں ہماری سوچ سے بڑھ کر آپ لوگوں نے زلزلہ متاثرین کی مدد کی جو لائق تحسین ہے آیا صوفیہ مسجد کے خطیب وامام صاحب کو حضرت سید معین میاں اور الحاج محمد سعید نوری صاحبان نے یہ بھی بتا کہ ہماری طرف سے موسم کی خرابی اور ہونے والی بارش کے پیش نظر شب برأت اور رمضان شریف کی آمد کے مدنظر خانماں برباد زلزلہ متاثرین کے لئے عبوری طور پر دوسو خاندان کے لئے روزانہ دونوں وقت کا کھانا کھانے کے لئے کیمونی کچن (لنگر خانہ) کا آغاز کر دیا گیا ہے جس سے بروقت کیمپوں میں رہ رہے زلزلہ متاثرین کو کافی راحت پہونچے گی جس میں بچے بوڑھے عورتیں اور زلزلہ سے تباہ حال بیمار زخم خوردہ لوگ پناہ لئے ہوئے ہیں اس موقع پر حضرت سید معین میاں صاحب اور الحاج محمد سعید نوری صاحب نے اپنے ان احباب سے دوبارہ اپیل کی ہے کہ وہ اپنے زلزلہ متاثرین بھائیوں زیادہ سے زیادہ راحت پہونچانے کیلئے امدادی فنڈ ارسال کریں جنہوں نے ترکی زلزلہ متاثرین کی چند دنوں پہلے دل کھول کر مدد کی ہے وہ رمضان مبارک کے مقدس مہینے میں ترکی کے پریشان حال لوگوں کے افطار وسحری وعید کی خوشیوں اور دیگر ضروریات کے لئے دست تعاون دراز کریں اور اپنے ضرورت مند بھائیوں کا بھرپور تعاون کریں

اپیل کنندہ: شہزدہ مخدوم سمنان حضرت مولانا سید معین میاں صاحب صدر ال انڈیا سنی جمعیت العلماء

اسیر مفتئ اعظم الحاج محمد سعید نوری سکریٹری جنرل رضا اکیڈمی انڈیا

ترکی میں غوثیہ اکیڈمی ودیگر تنظموں کی ہنگامی امداد اور اپیل

بنگلور: ۳؍ مارچ۔ ترکی وملک شام میں شروع فروری میں آنے والے بھیانک زلزلے سے جہاں پوری دنیا سکتے میں ہے، وہیں زلزلے کی زاد میں آئے ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد ضروریات زندگی سے محروم ہوگئے ہیں، کیونکہ زلزلے نے بنیادی ڈھانچہ اور املاک کو تباہ کر دیا، خاندان بے حال ہوگئے اور کھانے کے پانی اور رہائش کے بغیر زندگی کرنے پر مجبور ہیں۔

اس زلزلے متاثرین کی ہر ممکن مدد کی جا رہی ہے۔ زلزلہ مہلوکین ومتاثرین کے دکھ درد میں غوثیہ اکیڈیمی اور ساتھی گروپس روز اول سے ہی مصیبت کی اس گھڑی میں اپنے بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور متحرک وفعال کردار ادا کر رہی ہیں۔

الحمدللہ ۹؍ فروری سے ہی غوثیہ اکیڈمی اپنے دیگر تنظمیں کی مدد سے امدادی کام کا آغاز کیا۔ خاص کر ترکی کے کہرامنماراس اور ہاتے صوبوں کے علاوہ کئی زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں زلزلے کے متاثرین کو موبائل کچن کے ذریعے گرم کھانا، ڈبہ بند اشیاء خوردو نوش، راشن، گرم کپڑے، کمبل، عام کپڑے، حفظان صحت کٹس، ادویات وغیرہ ہنگامی انداز میں کررہے ہیں۔ غوثیہ اکیڈمی ممبئی کے ذمہ دار جناب فہیم مہتے صاحب جو اپنی ٹیم کے ساتھ رات دن وہاں پر کام کر رہے ہے، صورت حال کا جائزا دیتے ہوئے کہا کہ شیلٹر پراجکٹ کا کام بھی شروع کیا گیا ہے جس میں ہم زلزلے سے متاثرین کو رہنے کے لئے کھیمے (خیمہ) فراہم کررہے ہیں جسمیں بیٹھے گدے تکیے، چادر اور چولہا بھی دیا جا رہا ہے۔

جن لوگوں نے بھی اس کار خیر میں اب تک حصہ لیا ہے ہم تمام کا دل کی گہرایوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں خاص کر لائٹ انڈیا فاؤنڈیشن بنگلور، امام احمد رضا مومنٹ بنگلور، فیضان فی باقی سبیل، چنئی، جوگیشوری ہیلپنگ ہینڈ فاؤنڈیشن ممبئی اور چھتیس گڑھ مسلم سماج وغیرہ۔ آپ کے مزید تعاون کی ضرورت ہے۔ انشاءاللہ امید ہے یہ سلسلہ ۲۰؍ مارچ تک جاری رہیگا۔

☆☆☆☆☆

جو اللہ کی رضا کیلئے حج وعمرہ کریگا اس کا حج وعمرہ مقبول ہوگا

عمرہ تربیتی کلاس سے علامہ وقار احمد عزیزی کا تربیتی خطاب: نوری مشن سے لٹریچر کی تقسیم

مالیگاؤں: رمضان المبارک کے عمرہ کی حدیث پاک میں بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ حدیث میں ہے کہ ایک عمرے کے بعد دوسرا عمرہ درمیان کے سارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ عمرہ حج کی ایک قسم ہے۔ حج مخصوص دنوں میں ہوتا ہے۔ عمرہ ہمیشہ ہوتا ہے۔ ثواب کے اعتبار سے عمرہ بھی بہت بڑی نعمت ہے۔ اس طرح کا اظہارِ خیال معلم الحجاج حضرت علامہ وقار احمد عزیزی صاحب (بھیونڈی) نے 5 مارچ اتوار کی شب مسجد اہلِ سنّت معینیہ میں منعقدہ عمرہ تربیتی کلاس سے کیا۔ نوری مشن مالیگاؤں کی طرف سے منعقدہ تقریب سے خطاب میں مزید کہا کہ: عمرہ پر جانے سے قبل اس کے مسائل سیکھیں تا کہ درست طریقے سے عمرہ ادا کر سکیں۔ تاریخ مکہ مکرمہ کے ضمن میں فرمایا کہ: سب سے پہلے خانۂ کعبہ کی تخلیق ہوئی، مکہ کا نام اسی لیے ام القری ہے۔ دونوں حرم ہمارے لیے لائق احترام ہیں۔ صفا ومروہ کی سعی حضرت ہاجرہ کی سنت ہے۔ طواف حضرت آدم، فرشتوں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ تمام ارکان سنت ہیں؛ اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں اور ولیوں کی سنت ہیں۔ اللہ کی عبادت وہی مقبول ہے جو اللہ والوں کی عادتوں کے مطابق ہو۔ عمرہ کے چار پہلو ذہن نشین کرلیں۔ احرام باندھ کر نیت کرنا، نیت کر کے خانۂ کعبہ کا طواف، نیت کر کے صفا مروہ کی سعی اور بال منڈانا۔ جو اللہ کی رضا کیلئے حج وعمرہ کرے گا اس کا حج وعمرہ مقبول ہوگا۔ واضح رہے کہ علامہ وقار احمد عزیزی نے عام فہم انداز میں عمرہ کا طریقہ ذہن نشیں کرایا۔ حرمین کی مختصر تاریخ بھی بیان کر دی نیز مسائل عمرہ پر بھی روشنی ڈالی۔ مقاصدِ عمرہ پر بھی روشنی ڈالی۔

ازیں قبل حضرت مولانا نور الحسن مصباحی صاحب نے عظمتِ مدینہ شریف کے عنوان پر دل پذیر ومدلل خطاب کیا۔ فرمایا کہ: دُعائے خلیل علیہ السلام کی برکت سے مکہ مکرمہ امن والا شہر بن گیا، دُعائے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے مدینہ منورہ امن والا شہر بن گیا۔ محفل کا آغاز حافظ شاہد رضا کی تلاوت سے ہوا۔ خوش الحان نعت خواں عبد المطلب رضوی نے نعت خوانی کی۔ غلام مصطفیٰ رضوی نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ فرید رضوی ورفقا نے بزم سجائی۔ اخیر میں نوری مشن کی طرف سے کتابوں کے سیٹ تقسیم کیے گئے۔ زائرین کی کثیر تعداد شریک رہی نیز خواتین اسلام نے بھی تربیتی خطاب سماعت کیا۔ مہمانانِ کرام میں مولانا احمد رضا ازہری، قاری یوسف چشتی، حاجی رفیق قادری، دلاور خان سر، ڈاکٹر جاوید چشتی، عبد القادر سیٹھ، عمران تابانی، قاری محمد سعید برکاتی، یوسف رضوی، میمن محمد اشفاق، گلزار خان، طاہر سیٹھ، محسن رضا خان شامل ہیں۔

مفتی محمد نور الحسن علیمی کی کتاب "عذاب الٰہی اور اس کے اسباب" منظر عام پر

کتاب کی طباعت واشاعت پر علماء ودانشوران نے مولف کو مبارکباد پیش کیا

ماضی قریب میں کرونا وائرس بہت تیزی کے ساتھ پوری دنیا میں پھیل گیا کروڑوں لوگ اس سے متاثر ہوئے اور لاکھوں لوگ موت کے گھاٹ اتر گئے، اور ابھی حال ہی میں ترکی اور شام میں بھیانک زلزلے آئے یہ سماں دیکھ اور سن کر روح کانپ اٹھی اور رب تعالیٰ کے خوف سے رونگٹے کھڑے ہوگئے، اسی اثنا میں محب مکرم حضرت مولانا مفتی نور الحسن خان علیمی صاحب استاذ ومفتی: دار العلوم انوار مصطفی رضا دھرول جامنگر گجرات نے اللہ رب العزت کی نافرمانیوں کے سبب آنے والے عذاب پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر کرنا شروع کر دیا، مولانا موصوف نے حضرت نوح علیہ السلام سے حضرت عیسی علیہ السلام تک جتنی قوموں پر اللہ عزوجل کا عذاب نازل ہوا ان قوموں کا مختصر تعارف اور عذاب الٰہی کے اسباب کو قرآن مقدس واحادیث نبویہ اور کتب تفاسیر کی روشنی میں بیان کیا ہے، اور ساتھ ہی وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم کو موضوع بنا کر امت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر عذاب نازل ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو زلزلہ، آندھی طوفان اور کرونا وائرس جیسے مہلک وبا وامراض عذاب ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو مذکورہ آیت کا کیا مطلب ہے؟ اور اور اس طرح کی دیگر بہت سی عبرت انگیز ومعلوماتی باتیں بھی ذکر کی ہیں۔

۹۳ صفحات پر مشتمل یہ کتاب بلاشبہ اپنے محتویات کے اعتبار سے عوام وخواص کے لیے یکساں طور پر مفید ولائق مطالعہ ہے۔ راقم [محمد شمیم احمد نوری] پوری کتاب پر طائرانہ نظر ڈالنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ حضرت مولانا مفتی نور الحسن خانصاحب علیمی نے اپنے موضوع سے متعلق مواد جس عرق ریزی اور حزم واحتیاط کے ساتھ جمع کیا ہے اس پر وہ یقیناً لائق تحسین وتبریک ہیں۔

مذکورہ کتاب میں ازراہ کرم" دعائیہ کلمات" قاضی القضاۃ فی الہند جانشین حضور تاج الشریعہ قائد اہل سنت حضرت علامہ الحاج مفتی محمد عسجد رضا خان قادری دام ظلہ بریلی شریف نے زیب قرطاس فرمایا، اور مقدمہ" تاج الفقہاء حضرت علامہ الحاج مفتی اختر حسین قادری دام ظلہ دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی نے رقم فرمایا ہے اور اس کتاب کو حضرت مفتی صاحب قبلہ کے ہی حکم ونشاندہی پر مولانا موصوف نے ترتیب دیا ہے۔ تصحیح وتاثراتی کلمات مصباح الفقہاء حضرت علامہ الحاج مفتی محمد عالمگیر رضوی مصباحی مدظلہ العالی جودھ پور نے زیب قرطاس فرمایا۔

تقریظ جمیل: قاضی گجرات فخر سادات حضرت علامہ مفتی سید محمد سلیم باپو جامنگر گجرات نے رقم فرمایا ہے۔

مذکورہ کتاب کے منظر عام پر آتے ہی متعدد علماء کرام نے مولف کتاب حضرت مفتی نور الحسن خان صاحب علیمی کو اپنی دعاؤں اور حوصلہ افزا کلمات سے نوازنے کے ساتھ مبارکباد بھی پیش کیا خاص طور سے حضرت علامہ کمال احمد علیمی استاذ دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی، بستی، حضرت علامہ مفتی سلمان احمد ازہری صاحب، الجامعۃ الاسلامیہ رونا ہی، ادیب شہیر حضرت علامہ الحاج نور محمد نعیم القادری صاحب کوا پور، بلرام پور، خطیب ذیشان حضرت علامہ فیضان رضا جمالی صاحب وحضرت علامہ انتظار احمد نعیمی صاحب ودیگر اساتذۂ کرام دار العلوم غریب نواز برگدوا سیف، بلرام پور، اور حضرت علامہ مفتی باب الحسین برکاتی صاحب ودیگر اساتذۂ کرام دار العلوم انوار مصطفی رضا دھرول جامنگر گجرات نیز اور بھی متعدد علماء کرام نے دعائیں دیں اور مبارک باد پیش کیا۔

مولف کتاب نے بتایا کہ چند مخیر حضرات نے اس کتاب کی اشاعت کے لئے مالی تعاون پیش کر کے میری حوصلہ افزائی کی جن میں سیٹھ جنید خان صاحب، کلمبولی ممبئی۔ سیٹھ لقمان حکیم خان صاحب، بوریولی، ممبئی۔ سیٹھ عثمان غنی خان صاحب بوریولی، ممبئی۔ سیٹھ نظر النبی خان صاحب، جامنگر، گجرات۔ برادر صغیر علی حسن خان سلمہ قابل ذکر ہیں

مولی تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کی مولی تعالیٰ اس کتاب کو مقبول خواص وعوام بنائے اور مولانا موصوف کو مزید دینی وعلمی اور قلمی خدمات کی توفیق سعید بخشے۔ اللھم آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد شمیم احمد نوری مصباحی